ووٹروں کی فہرستیں تیار کیجئے

لاہور ۵ راگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبے کے تمام ڈپٹی کمشنروں کو الیکشن کمشنر کے دفتر سے اپنے اپنے ضلعوں میں ووٹروں کی فہرستیں تیار کرنے کی ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔ نیز ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر نے اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے فوراً بعد الیکشن کمشنر سید علی احمد شاہ اور خان صاحب عبدالحمید سے اس معاملے پر بات کرکے کام کی رفتار تیز کرنے کی ہدایت کی۔ سرکاری حلقوں کا اندازہ ہے۔ کہ اگلے ماہ کے آخر تک یہ فہرستیں تیار ہو جائیں گی۔ اور اگر لاہور کے تمام چھاپہ خانوں نے دن رات کام کرنا منظور کرلیا۔ تو چھپائی پر ۵ ماہ لگیں گے۔

سندھ کے پانی کی تقسیم کے لئے

مشترکہ کمیشن کا تقرر

کراچی ۵ راگست۔ آج نئی دہلی میں پانی کی تقسیم کے متعلق بین المملکتی کانفرنس پھر شروع ہوئی۔ جس کا اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اجلاس کے اختتام پر دونوں وفدوں کے ایک مشترکہ اعلان میں بتایا گیا۔ کہ کانفرنس کے دونوں فریقوں نے اس امر پر اتفاق کیا ہے۔ کہ دریائے سندھ کے پانی کی منصفانہ تقسیم اور دیگر امور متعلقہ پر غور و خوض کے لئے ایک مشترکہ کمیشن بٹھایا جائے۔

آج پاکستانی وفد کے لیڈر نے ہندوستانی وفد سے دریافت کیا۔ کہ کیا کمیشن کے فیصلہ دینے تک ہندوستان پانی کے معاملے میں کوئی رکاوٹ تو نہیں ڈالے گا۔ اور اسے بدستور پانی دیتا رہے گا۔ اور اگر اس معاملے میں کوئی روک پیدا ہو۔ تو اس کے فیصلے کے لئے بین الاقوامی عدالت میں جانے کے لئے تیار ہوگا۔ پاکستانی لیڈر کے یہ سوالات آج تیسرے پہر ہندوستانی وفد کو پہنچے۔ کانفرنس کا اجلاس کل پھر ہوگا۔

سوشلسٹ پارٹی میں آجائیے

پنڈت نہرو کو مشورہ

کلکتہ ۵ راگست۔ آج مسٹر جے پرکاش نارائن نے پنڈت نہرو کو تلقین کی ہے۔ کہ وہ کانگرس کو چھوڑ کر سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ کانگرس میں وہ کردہ اپنی اعلیٰ پوزیشن کے باوجود اپنے نصب العین کو عمل میں نہیں لاسکے۔ کانگرس بڑی تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ جو لوگ ہمیں کانگرس میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں وہ ہندوستانی سیاست سے نابلد ہیں۔ اور ہندوستانی عوام بہت جلد اس پارٹی سے نکل کر

لوہے کے استعمال کے لئے مشاورتی کمیٹی

لاہور ۵ راگست۔ موثق ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت مغربی پنجاب نے ایک غیر سرکاری مشاورتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو صوبہ میں لوہے کے پرائٹ کنندگان اور لوہے کی چھوٹی چھوٹی اشیاء تیار کرنے والوں میں لوہا اور فولاد تقسیم کرنے کے سلسلہ میں حکومت کو مشورہ دیگی۔ نئی کمیٹی کے ارکان حسب ذیل سرکاری و غیر سرکاری اصحاب پر مشتمل ہوں گے۔

غیر سرکاری ارکان (۱) چوہدری ضیاء الدین سیکرٹری پنجاب آئرن اینڈ سٹیل ورکرز ایسوسی ایشن لاہور و فولادی معمولی اشیاء تیار کرنے والوں کے نمائندہ ہوں گے۔ (۲) میاں محمد حسین چشتی آف کے۔ بی چشتی اینڈ سنز لاہور بحیثیت نمائندہ ویسٹ پنجاب رجسٹرڈ آئرن اینڈ سٹیل سٹاک ہولڈرز ایسوسی ایشن۔

سرکاری ارکان (۱) فائننشل کمشنر ڈویلپمنٹ و سیکرٹری محکمہ ترقیات مغربی پنجاب صدر۔ (۲) سٹیل لائسنسنگ افسر مغربی پنجاب سیکرٹری۔ (۳) ڈائریکٹر صنعت و حرفت مغربی پنجاب۔ (۴) ڈائریکٹر محکمہ زراعت مغربی پنجاب۔

لبنان کے وزیر خارجہ مستعفی نہیں ہوئے

بیروت ۵ راگست اس افواہ کی تردید کردی گئی ہے۔ کہ لبنان کے وزیر خارجہ حمید فرنجیہ نے وزیر اعظم ریاض الصلح کو ایک خط لکھا تھا۔ جس میں مستعفی ہو جانے کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ آجکل فرانس میں رخصت پر گئے ہوئے ہیں۔ (ا۔ شاد)

کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی مسلسل موجودگی نہ صرف پاکستان بلکہ امن عالم کے لئے خطرہ کا باعث ہے

لڑائی بند رکھنے کی سرحد کو کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہیں ہے (گورمانی)

:- ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے :-

لاہور ۵ راگست۔ حکومت پاکستان کے معاملات کشمیر کے وزیر آنریبل مشتاق احمد گورمانی نے آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی مسلسل موجودگی نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ تمام دنیا کے امن کے لئے ایک زبردست خطرہ ہے۔ اس صورت حال کو جلد سے جلد دور کرنا نہایت ضروری ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ لیکن اس بارے میں ہندوستان کا نقطۂ نظر محض جذبات پر مبنی ہے۔ تقریر کے ابتداء میں آپ نے لڑائی بند رکھنے کی حد کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس عارضی سرحد کی جو محض فوجی نقطۂ نگاہ کے پیش نظر متارکۂ جنگ پر عمل درآمد کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ سیاسی یا انتظامی اعتبار سے کوئی اہمیت نہیں ہے۔ آپ نے کہا۔ اسے باؤنڈری لائن یا "عارضی صلح کی حد" کے ناموں سے تعبیر کرنا سراسر خلاف واقعہ ہے۔ یہ محض ایک عارضی ضرورت کو پورا کرنے کا موثر ذریعہ ہے۔ جسے احتیاط کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد اگرچہ فی نفسہ اہم ہے لیکن نہایت درجہ محدود ہے۔ اس کے محدود مگر اہم مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اس کا ایک مقصد تو یہ ہے۔ کہ لڑائی بند ہونے کے وقت دونوں فوجوں کی جو پوزیشن تھی۔ اس کو برقرار رکھنے کی غرض سے درمیانی خط کو معین صورت دیدی جائے۔ تاکہ امتناع جنگ پر کما حقہ عمل کے دوران میں کسی ابہام یا خلاف ورزی کی گنجائش نہ رہے۔ اور دوسرا بڑا مقصد یہ ہے کہ عارضی صلح کے عرصہ میں لڑائی بند رکھنے کی حد کے دونوں جانب سمجھوتہ کی رو سے باقی رہنے والی فوجوں کے عارضی حلقہ ہائے کار معین ہو جائیں۔ اور اپنی اپنی حدود سے تجاوز کا امکان پیدا نہ ہو سکے۔ کیونکہ عارضی صلح پر عمل کے بعد لڑائی بند رکھنے کی حد کے ایک طرف مہاراجہ کی ریاستی فوجیں اور ہندوستانی فوجوں کی وہ قلیل ترین تعداد ہوگی۔ جو ریاستی فوجوں کے باوجود ناظم استصواب کی رائے میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہوگی۔ دوسری طرف آزاد کشمیر کی اپنی افواج رہیں گی۔

باؤنڈری لائن اور لڑائی بند رکھنے کے موجودہ درمیانی خط میں باہمی فرق کو زیادہ نمایاں طور پر بیان کرتے ہوئے مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے فرمایا۔ مستقل سرحد تو جسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہوگی۔ جموں و کشمیر میں آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کے بعد ہی مقرر کی جائیگی یعنی اس آزاد اور غیر جانبدار استصواب کے بعد جس کے نتیجہ میں بحیثیت مجموعی تمام ریاست کا پاکستان یا ہندوستان کے ساتھ الحاق عمل میں آجائیگا۔ وہ سرحد آخری اور بین الاقوامی سرحد قرار پائے گی۔ رہا "عارضی صلح کی حد" کا سوال تو اتحادی کمیشن کی منظور کردہ قرار دادوں میں اس قسم کی حد کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان قرار دادوں کی رو سے منظور کردہ سکیم میں اس کی کوئی ضرورت ہے۔ منظور شدہ قرار دادوں کا پہلا حصہ جو

سندھ میں طوفان باد و باراں کی تباہ کاریاں

ریل گاڑیوں کی آمد و رفت رک گئی

کراچی ۵ راگست۔ موسم کے ماہرین کے اندازے کے مطابق کراچی میں آئندہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر ایک زبردست طوفان باد و باراں آنے کی توقع ہے۔ واضح رہے۔ کہ کراچی میں اور حیدرآباد میں غیر معمولی مون سون ہوائیں سخت تباہی لا رہی ہیں۔ حیدرآباد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں بارش کی وجہ سے ایک سو مکانات گر گئے ہیں۔ جن میں دب کر چھ افراد ہلاک ہو گئے۔ پانچ سو مکانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ گذشتہ بدھ سے لیکر آج تک ۳½ انچ بارش ہو چکی ہے۔ حیدرآباد سے کراچی جانے والی سڑک اور ریلوے لائن کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ براہ راست ریل گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ قریباً بند ہے۔ بلکہ اب گاڑیاں حیدرآباد سے سکھر کے راستے کراچی پہنچ رہی ہیں۔ حتیٰ کہ جمعرات کو پاکستان میل ۱۵ گھنٹے لیٹ پہنچی۔

متارکۂ جنگ سے متعلق ہے صرف دو امور پر مشتمل ہے۔ اول لڑائی کا بند ہونا دوسرے لڑائی بند رکھنے کی حد کو معین کرنا۔ ان دو باتوں پر عمل کے بعد سکیم کا پہلا مرحلہ ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد "عارضی صلح" پر عمل کا سوال پیدا ہوگا۔ جو سکیم کے دوسرے حصے میں مذکور ہے۔

(باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو)

۱۹ ستمبر کو پاکستان میں عالمی صحت کا ہفتہ شروع ہوگا

لاہور ۵ راگست۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ حکومت پاکستان نے ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء سے شروع ہونے والے ہفتہ کو عالمی صحت کا دن منانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور جمعرات مورخہ ۲۲ ستمبر کو یوم اجتماع قرار دیا ہے۔ مرکزی حکومت کی خواہشات کے مطابق حکومت مغربی پنجاب نے بھی اس دن کی تقریبات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک تفصیلی پروگرام مرتب ہو چکا ہے۔ جس کی خصوصیات میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں نمائش صحت اور برطانوی انفرمیشن سروس کی طرف سے اسی ہال میں صحت کے متعلق فلم کی نمائش کا انعقاد ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ بھر میں یوم صفائی منایا جائے گا۔ اور تمام زچہ خانوں اور مراکز بہبودی بچگان میں صحت مند بچوں کی نمائش منعقد ہوگی ڈائرکٹر صحت عامہ مغربی پنجاب نے اپنے محکمہ کے ڈسٹرکٹ افسروں کو یہ دن منانے کے لئے مفصل ہدایات جاری کردی ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص دُعا سے کام نہیں لیتا وہ بڑا ہی بدنصیب ہے

"ہمدردی تین قسم کی ہے اول جسمانی۔ دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دُعا ہے۔ جس میں نہ خرچ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کرسکتا ہے۔ جبکہ اس میں طاقت بھی ہو مثلاً ایک ناتوان مجروح مسکین اگر کہیں پڑا ہوا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت و توانائی نہیں ہے کب اسکو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے اسی طرح اگر کوئی بے کس اور بے بس ادبے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو۔ تو جب تک مال نہ ہو۔ اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے۔ کہ نہ اسکے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ جب تک انسان انسان ہے دوسرے کے لئے دعا کرسکتا ہے اور اسکو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے۔ اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے۔ تو سمجھو کہ وہ بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

میں نے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے۔ مگر دُعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی۔ اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا۔ - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا۔ اسی قدر اللہ تعالےٰ کے قرب سے دور ہوتا جائے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔ (الحکم جلد ۴ نمبر ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء)

بخل اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا۔ جو اس کے صندوق میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالےٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے۔ اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کرکے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے۔ اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے۔ تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے۔ اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی۔ اور تمہارے اموال میں برکت دیجائیگی۔

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد سے ایمان کی اہمیت ہم سب پر عیاں ہے مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس میں بخل نہ کرے۔ اور جس میں بخل نہ ہوگا۔ وہ یقیناً اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ جب اس کا مال خدا کا مال ہے۔ اور خدا کے خزائن کو وہ اپنے خزائن سمجھتا ہے۔ اس کی راہ میں خرچ کرتے وقت کبھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے بلکہ جتنی جلدی ہوسکے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا ہم وہ سعادت دارین جو اس کی ادائیگی سے مشروط ہے بغیر کسی کمی کے حاصل کرسکیں۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوتے وقت سرخرو ہوسکیں۔ اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق کامل عطا کرے آمین

(نظارت بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اول زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کرتا۔

اعلانِ مقاطعہ

اکبر علی صاحب واقف زندگی جن کو بمبئی مقرر کیا گیا تھا بغیر اجازت آگئے ہیں ان کے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تاوقتیکہ وہ واپس بمبئی پہونچ جائیں۔ اس عرصہ میں ان کے کسی رشتہ دار حتیٰ کہ بیوی کو بھی ان سے بولنے کی اجازت نہیں۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

آمدِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از کیپٹن ڈاکٹر محمود صاحب ایمن آبادی)

ملے ہیں تیرے آنے سے ہمیں وہ درسِ قرآنی — کہ جن کی یاد سے روشن ہی دل میں شمعِ ایمانی
ضرورت تھی کہ اسکا سینہ ایماں سے منوّر ہو — فقط کہنے کو تھی باقی مسلماں کی مسلمانی
یہ حالت دیکھ کر رحمت خدا کی جوش میں آئی — شریکِ حالِ قسمت ہوگیا پھر فضلِ ربانی
درِ رحمت کھلا اور جھومتا ابرِ کرم آیا — ملا ہر حق کے تشنہ لب کو جامِ نورِ عرفانی
غلامِ احمدِ مرسل مسیحِ وقت آپہونچا
دیا جس نے مسلمانوں کو پھر درسِ مسلمانی

سیکرٹریانِ مال توجہ فرمائیں

آپ کی جماعت کے ذمہ چندہ مرکز پاکستان جس قدر ابھی تک بقایا ہے۔ وہ جلدی وصول کرکے بھجوائیں۔ آپ پر یہ امر مخفی نہیں کہ آجکل کی ضروریات کے پیش نظر سلسلہ کو کن کن مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس لئے چندہ بھجوانے میں آپ کو تساہل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ انفرادی اور جماعتی صورت میں یاددہانی بھی کرائی جاچکی ہے۔ (نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

زیادہ سے زیادہ دوست تحریکِ ستمبر میں حصہ لیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ "چند افراد قوم کا کوئی بڑی قربانی کر دینا اتنا شاندار نہیں ہوتا جتنا اکثر افراد قوم کا یا سب قوم کا اس سے کم قربانی کرنا اگر قوم میں سے دو یا چار آدمی سو میں سے اسی یا نوے نمبر حاصل کر لیتے ہیں۔ تو یہ جماعت کے لئے اتنا شاندار اور بابرکت نہیں ہو سکتا۔ جتنا سو میں سے اسی کا ۴۰ یا ۴۵ نمبر لے لینا"

اگر آپ نے اب تک تحریکِ ستمبر میں حصہ نہیں لیا۔ تو اس اعلان کو پڑھ کر ضرور حصہ لیں اور ہر ماہ باقاعدہ اپنا چندہ بھجوائیں۔ (نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ضروری تصحیح

خاکسار کا مضمون بعنوان "شمس و قمر کی گواہی" جو الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء صفحہ ۶ پر شائع ہوا ہے۔ اس میں کالم ۲ میں شائع ہوا ہے۔ کہ اس حدیث میں چار باتیں بیان کی گئی تھیں (۱) رمضان کا مہینہ ہوگا (۲) سترھویں رمضان کو چاند گرہن ہوگا۔ (۳) ستائیسویں رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔ (۴) اس رمضان میں امام مہدی موجود ہوگا۔

سترھویں رمضان کی بجائے تیرھویں رمضان پڑھا جائے۔ اور ستائیسویں رمضان کی بجائے اٹھائیسویں رمضان پڑھا جائے۔ خاکسار عبد الحمید آصف

دعائے مغفرت میرا چھوٹا بھائی بروز اتوار بتاریخ ۳ جولائی ۱۹۴۹ء بوقت شام فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں

ڈاکٹر ایم۔ ایس احمدی ملٹری ڈیری فارم

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۶ اگست ۱۹۴۹ء

اس پر ہمیں ناز ہے۔

ہر ملک اور قوم میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اپنے وطن اپنے دین اپنی قوم کے لئے جان و مال سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ بے غرض خدمت خلق کو اپنا مقصد حیات خیال کرتے ہیں دوسروں کے لئے اپنی دنیوی اغراض کو نقصان تک پہونچا لیتے ہیں۔ اور ہر ملک و قوم میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو ذرا ذرا سے ذاتی مفاد کے لئے ایمان بیچ دیتے ہیں۔ قوم و ملک کو تباہ کر دینے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔ اگر کوئی عہدہ ان کو مل جاتا ہے۔ تو اسکو ناجائز انتفاع کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ الغرض دونوں قسموں کے لوگ ہر ملک ہر قوم میں درجہ بدرجہ پائے جاتے ہیں۔ لیکن جس ملک میں اچھے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے۔ جس ملک کے عوام اور خواص زیادہ سے زیادہ قومی درد اور قومی خیال پیش نظر رکھتے ہیں۔ وہ ملک اور وہ قوم جیسے ایک ترقی کرنے والا ملک اور ترقی کرنے والی قوم ہوتی ہے۔ لیکن جس قوم کے زیادہ افراد بُرے ہوتے ہیں۔ جو ذاتیاتی جھگڑوں میں ہی دن رات مصروف رہتے ہیں۔ جس کے لیڈر خود غرض اور قومی خدمت سے جی چرانے والے ہوتے ہیں۔ وہ ملک ذلیل رہتا ہے۔ اور کبھی شاہراہ ترقی پر گامزن نہیں ہو سکتا۔

جو لوگ ملک و قوم کی سچی خدمت کا جذبہ دل میں رکھتے ہیں۔ وہ صرف کام کرنا جانتے ہیں ان کی نظر میں مختلف کاموں کے اعلےٰ یا ادنےٰ کا امتیاز نہیں ہوتا۔ وہ ہر مقام سے اپنا کام شروع کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ وہ اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے اپنی طبقاتی پوزیشن کا خیال نہیں کرتے۔ ان کی نظر میں ہر قومی کام خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو ادنیٰ نہیں ہوتا وہ کسی کام کے لئے اپنی قابلیت کو معیار بنا کر آگے نہیں آتے۔ بلکہ ملکی نظام ان کے جو بھی کام سپرد کر دے۔ وہ اسکو بخوشی قبول کر لیتے ہیں۔ اور اس کام کو ایسے طریقہ سے کرتے ہیں کہ دیکھنے والے عش عش کرنے لگتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جس قوم کے کثیر خواص و عوام میں خدمت کا صحیح جذبہ اس طرح نشوونما پا جاتا ہے۔ اس کی ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ وہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جاتی ہے:

یہ اصول نہ صرف قوم کی اجتماعی حیات ہی میں صحیح ہے۔ بلکہ انسان کی انفرادی زندگی میں بھی صحیح ہے۔ جو فرد ترقی کرتے ہیں اکثر وہی ہوتے ہیں۔ جو اپنے کام کو احسن طریقہ اور انہماک کے ساتھ کرتے ہیں۔ تاریخ دنیا میں ہم کو ایسے لوگ ملتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی محنت اور اپنی فرض شناسی کے سبب ادنےٰ حالتوں سے ترقیاں کیں۔ یہاں تک کہ وہ بوریا سے اٹھ کر مسند شاہی پر متمکن ہو گئے ہر ترقی یافتہ قوم در اصل ایسی شخصیتوں کی کثرت کی وجہ سے ترقی یافتہ بن جاتی ہے۔ وہ لوگ قوم اور ملک کا زیور ہوتے ہیں۔ جب قوم ان کے سپرد کوئی قومی کام کرتی ہے۔ تو وہ اسکو پوری طاقت کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور معمولی سے کام میں بھی جان ڈال دیتے ہیں۔

شاہجہان کے وزیراعظم علامہ سعد اللہ خان ایک ادنےٰ آدمی تھے۔ انہوں نے محض اپنی محنت اور خیر خواہی سے اس ادنےٰ حالت سے اٹھ کر وزارت عظمےٰ تک ترقی کی۔ شروع میں آپ کو مرغی خانہ کا داروغہ مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن آپ نے چند ہی دنوں میں مرغی خانہ کی حالت بدل کر رکھ دی۔ اور وہ بھی اس طرح کہ جہاں ہزاروں روپیہ اس پر خرچ ہوتا تھا۔ وہاں آپ نے ایک پیسہ بھی خرچ نہ کیا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ آپ باورچی خانہ کے بچے کھچے پر مرغی خانہ چلا رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ کو کتب خانہ سپرد ہوا اسی تو چند ہی ماہ میں آپ نے کتابوں پر ریشمی جولیا چڑھا دیں۔ بادشاہ نے کتب خانہ کا معائنہ کیا۔ تو حیران رہ گیا اور کہا کہ مولوی صاحب مرغی خانہ کے بخل کی آپ نے یہاں کسر نکالدی ہے۔ خوب دل کھولکر خزانہ پر ہاتھ صاف کیا ہے۔ مولوی صاحب نے آہستہ سے جواب دیا کہ عالی جاہ ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ بلکہ یہ ریشمی گردپوش ان ٹکڑوں سے بنائے گئے ہیں۔ جن میں لپیٹ کر عرضداشتیں حضور کے پیش کی جاتی ہیں۔

خاندان مغلیہ کے لئے ایسا محنتی اور کفایت شعار انسان ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں تھا ایسے کارکن مشکل سے ہی نصیب ہوتے ہیں۔ جو شخص مرغی خانے اور پھر کتب خانے کا کام اس خوبی سے چلا سکتا ہے۔ وہ ایک عظیم الشان سلطنت کا کام بھی ضرور چلا سکتا ہے۔ مولانا کا کام دیکھ کر بادشاہ کے دل میں یہی خیال اٹھا ہوگا۔ چنانچہ ایک معمولی ملا محض اپنی فرض شناسی کی بناء پر دنیا میں سب سے بڑی سلطنت کا وزیراعظم بن گیا۔ بے شک باوجود اپنے علم کے علامہ سعد اللہ خان شروع میں ایک ادنےٰ انسان تھا۔ اسکو ہرگز توقع نہیں تھی کہ کبھی وہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کا وزیراعظم بن جائے گا۔ لیکن جب اسکو مرغی خانہ کا داروغہ بنایا گیا۔ تو اس نے اپنی علمیت پر غرور نہیں کیا۔ اس نے یہ نہیں کہا۔ کہ مرغی خانہ کا کام تو ایک جاہل بے علم انسان بھی بخوبی کر سکتا ہے۔ مجھے میری علمی حیثیت کے مطابق کوئی علمی کام دیا جائے۔ اس نے اسی خشک اور غیر دلچسپ کام کو قبول کر لیا۔ اور اس میں ایسی شان پیدا کر دی کہ آج تک لوگ اسکو نہیں بھولے۔ اسکو اپنے آپ پر بھروسہ تھا۔ اسکو اپنی قیمت اچھی طرح معلوم تھی۔ وہ اپنی علمیت اور فراست کے امکانات کو جانتا تھا۔ شاہی محل میں مرغی خانہ اور باورچی خانہ ہمیشہ سے چلا آیا تھا مگر کسی داروغہ مرغی خانہ کے ذہن میں یہ بات نہ آئی۔ کہ دونوں میں فائدہ رساں تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کسی کے دل میں یہ بات آئی بھی ہو۔ لیکن کسی کو کام کرنے کا وہ ارادہ وہ عزیمت وہ فرض شناسی کا جذبہ میسر نہ ہوا۔

امریکہ دریافت کرنے پر ملکہ سپین کے دربار میں کولمبس کی آؤ بھگت دیکھ کر درباری جلنے لگے۔ اور کہا کہ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ کولمبس نے اپنی جیب سے ایک انڈا نکال کر میز پر رکھ دیا۔ اور کہا کہ اس کو سیدھا کھڑا کر دو۔ سب نے ہنس دیا۔ اور کہا یہ کیسے ممکن ہے۔ جب سب نے ناممکن سمجھ کر اس مطالبہ کو رد کر دیا۔ تو کولمبس نے فوراً انڈے کو ایک سرے سے توڑ کر میز پر کھڑا کر دیا۔ سب پکار اٹھے ایسا تو ہم بھی کر سکتے تھے۔ کولمبس نے کہا بے شک آپ سب ایسا کر سکتے تھے۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ آپ نے کیوں نہ کیا؟

مطلب یہ ہے کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں۔ اور جو لوگ مفت کی بازی لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ کچھ بھی نہیں کرتے۔ وہ ملک و قوم کے لئے ہی مصیبت نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنی اور اپنے خاندان کے لئے بھی مصیبت ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپکو ہی ذلیل و رسوا نہیں کرتے۔ بلکہ ملک و قوم کو بھی ذلیل و رسوا کرتے ہیں۔ پاکستان بھی ایک ملک ہے۔ اسکی ترقی کا انحصار بھی اس بات پر ہے کہ آیا اس میں اچھے اور کام کرنے والے فرض شناس لوگوں کی کثرت ہے یا پھسڈی محنت سے جی چرانے والے ناکارہ بے ہمت لوگوں کی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن میں وزیراعظم بننے کی قابلیت ہے۔ مگر وہ چپڑاسی بنکر اپنی زندگی شروع کرنے کے لئے تیار ہوں؟ جو سعد اللہ خان کی طرح مرغی خانہ کے داروغہ کا عہدہ خوشی سے قبول کرنے کی ہمت رکھتے ہیں؟ کیا وہ کولمبس کی طرح انڈا کو میز پر سیدھا کھڑا کر سکتے ہیں؟ اگر آپ میں یہ ہمت یہ فراست موجود ہے۔ تو آپ خواہ ساری عمر چپڑاسی ہی رہیں۔ خواہ داروغہ مرغی خانہ سے کوئی اوپر ترقی نہ کریں۔ آپ کی شخصیت واقعی ایک ایسی شخصیت ہے۔ جس پر تمام قوم کو فخر کرنا چاہیئے۔ صرف چاہیئے ہی نہیں بلکہ واقعتہ وہ فخر کریگی بھی اور ضرور کرے گی۔ وہ آپ پر تشکر کے پھول برسائے گی اور غرور سے دنیا کے سامنے آپ کو پیش کرکے کہے گی۔

"اس پر ہمیں ناز ہے"

لیکن اگر آپ چاہتے ہیں کہ قوم پہلے آپکو وزیراعظم بنائے پھر آپ کام کریں گے۔ تو یاد رکھئے آپ کی یہ حسرت اول تو کبھی پوری نہ ہوگی اور اگر دھوکے یا فریب سے آپ نے یہ منصب حاصل کر بھی لیا۔ تو آپ بھی چند ہی دنوں میں وہی انعام حاصل کریں گے۔ جو دوسرے کر چکے ہیں۔ اس لئے اپنے گریبان میں مونہہ ڈالکر سوچئے۔ سوچئے کہ کیا وزارت کے سوا آپ کوئی اور کام نہیں کر سکتے۔ تو معاف رکھنا آپ ہرگز وزارت کے بھی اہل نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کے متضاد وزیراعظم سعد اللہ خان نے جریدۂ عالم پر یہ ثبت کر دیا ہے۔ کہ جو لوگ شاہی مرغی خانہ بلا خرچ چلا سکتے ہیں۔ وہی وزارت عظمےٰ بھی چلا سکتے ہیں۔

کیپٹن ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کہاں ہیں؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

آنریری کیپٹن ڈاکٹر عبدالکریم صاحب احمدی جو آئی۔ ایم۔ ڈی سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً میرے پاس رتن باغ لاہور میں پہونچ جائیں ایک ضروری کام ہے۔ اگر کسی اور دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو وہ انہیں یہ پیغام پہنچا کر ممنون کریں۔

مرزا بشیر احمد ۴۹/۸/۴

فلسفۂ محبّت

خدا تعالیٰ سے محبّت کرنیکا آسان اور صحیح طریقہ

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۵ اگست ۱۹۴۹ء)

از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

(۶)

بائیسواں ثبوت

یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کی محبت ہر انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے ۔ جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف کھچتا ہے ۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ انسان خدا تعالےٰ سے بے غرض محبت کرتا ہے ۔ نیز یہ کہ دنیا میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں جسے خدا سے محبت نہ ہو ۔ ان کے اس قول کا غلط ہونا اسی سے ظاہر ہے کہ دنیا میں لامذہب بھی ہیں اور دہریہ بھی ہیں ۔ پس ہر انسان کا خدا تعالےٰ سے محبت کرنا کیسے ثابت ہوا ؟ پھر دوسری وجہ اس قول کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ جنہیں خدا تعالےٰ سے بے غرض اور بے فائدہ محبت کرنے کا دعویٰ ہے انہوں نے خدا کی ذات کو تو دیکھا نہیں کیونکہ ذات کسی چیز کی بھی نظر نہیں آتی اور نہ آسکتی ہے ۔ بہرحال انہوں نے خدا تعالےٰ کی صفات کو ہی دیکھا ہے لیکن چونکہ صفات الٰہی تمام کی تمام منعم اور محسن اور مفید ہیں اور ایک صفت بھی ایسی نہیں جو مفید نہ ہو تو پھر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ صفات الٰہی کی معرفت کے بعد بھی بے غرض اور بے فائدہ محبت کا دعویٰ درست اور قابل قبول ہے ۔ کیوں نہ کہا جائے کہ ان لوگوں نے صفات الٰہی کو مفید سمجھ کر خدا تعالےٰ سے محبت کی ۔ اگر یہ لوگ اس کا یہ جواب دیں کہ ہم نے صفات الٰہی بھی نہیں دیکھیں بلکہ خدا تعالےٰ کی صفات دیکھے بغیر ہمیں خدا تعالےٰ سے محبت ہے گویا ان لوگوں نے نہ خدا تعالےٰ کی ذات دیکھی نہ صفات ۔ تو یہ لوگ اپنی اس بات کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے سن لیں جو یہ ہے ۔

"بن دیکھے کس طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل"

پھر تیسری وجہ ان لوگوں کے خدا تعالےٰ کے ساتھ بے غرض اور بے فائدہ محبت کرنے کے دعوے کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ بے فائدہ کام ہونا انسان کی فطرت میں ہی نہیں ۔ دنیا بھر میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو بے فائدہ کام کرنے کو پسند کرے ۔ اسی لئے ہر شخص جو بھی کام کرنا چاہتا ہے پہلے اس کی پوری معرفت حاصل کر لیتا ہے تاکہ اگر مفید ہو تو اس کام کو کرے ورنہ نہ کرے ۔ لوہے کا ٹکڑا بھی پہلے مقناطیس کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تب اس کی طرف جھکتا ہے ۔ ورنہ اگر اس کی فطرت میں مقناطیس کی معرفت کا حاصل کرنا نہ ہوتا

. . . .

. . . تو پھر وہ جس طرح مقناطیس کو چمٹ جاتا ہے اسی طرح چاندی ۔ سونا ۔ تانبا ۔ جست ۔ لکڑی ۔ اینٹ ۔ پتھر غرض ہر ایک چیز کے ساتھ چمٹ جاتا پس معلوم ہوا کہ مقناطیس کی طرف لوہے کے کھنچنے کی کوئی وجہ ہے ۔ بے وجہ مقناطیس کی طرف نہیں کھچتا ۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بلا وجہ خدا تعالےٰ کی طرف جھکتے ہیں یعنی محبت کرتے ہیں ۔ پس ان لوگوں کا یہ خیال کہ قرآن شریف کی پیش کردہ ہستی کی محبت بغیر اس کے حسن و احسان یعنی اس کی صفات دیکھے انسان کے دل میں موجود ہے بالکل غلط خیال ہے اگر یہی بات ہوتی تو دنیا میں ایک بھی منکر کافر لامذہب دہریہ نہ ہوتا بلکہ سب مسلمان ہوتے ۔ دنیا میں بکثرت ایسے لوگ ہیں جو مذہب اسلام کو اور قرآن شریف کو جانتے ہی نہیں اور اکثر مسلمان بھی ایسے ہیں جنہیں خدا تعالےٰ سے محبت نہیں ۔ اور شرک میں گرفتار ہیں ۔ یعنی غیر اللہ سے محبت کرتے ہیں ۔ اور جو لوگ خدا تعالےٰ سے محبت کرتے ہیں ان کا محبت کرنا بھی فطرتی یعنی خود بخود نہیں بلکہ معرفت اور سوچ سمجھ کی بناء پر ہے اور دلائل سے انہوں نے اسلام کے پیش کردہ خدا کو مانا ہے

دراصل ان لوگوں کو ایک غلط فہمی ہوئی ہے ۔ وہ یہ کہ ہر ایک انسان کی فطرت میں خواہ وہ دہریہ اور لامذہب ہو بوجہ بشریت یعنی بوجہ کمزور اور محتاج ہونے کے اور اس لئے کہ وہ اکیلا اپنی بہتری پر قادر نہیں اور دوسرے کی مدد کا محتاج ہے ایک ایسی ہستی کی محبت یعنی طلب ودیعت ہے ۔ جس کی صفات وہی ہیں جو قرآن شریف کی ہستی یعنی خدا تعالےٰ کی ہیں جس کا نام اللہ ہے اور جو کامل علم والی اور کامل قدرت والی اور تمام نقصوں اور عیبوں سے پاک اور تمام خوبیوں سے موصوف ہے اور یہ طلب ہر انسان کی فطرت میں اس لئے ودیعت ہے کہ تا اسے ہر ایک دکھ سے نجات حاصل ہو ۔ اور دائمی طور پر اسے ہر ایک قسم کا بلا کدورت سکھ ملے ۔ بے شک ایک ہستی کی محبت یعنی طلب ہر ایک انسان کی فطرت میں ودیعت ہے جبھی تو بموجب مضمون رسالہ اسلامی اصول کی فلاسفی بچہ ہر ایک چیز کو اُلٹ پلٹ کر اسے تلاش کرتا ہے پس ان لوگوں نے غلط فہمی سے اسی محبت کو اسلام کی پیش کردہ ہستی یعنی خدا تعالےٰ کی محبت سمجھ لیا ہے ۔ حالانکہ یہ محبت یعنی طلب دہریوں اور لامذہبوں کی فطرت میں بھی ہے ۔ جنہیں مذہب اسلام کے پیش کردہ خدا سے کوئی تعلق نہیں ۔ کیونکہ وہ اسے جانتے ہی نہیں بوجہ اس کے کہ انہوں نے مذہب اسلام کا مطالعہ نہیں کیا ۔ یاد رہے کہ دہریوں اور لامذہبوں کی فطرت میں جو محبت اور طلب ہے وہ بھی فائدہ حاصل کرنے کی بناء پر ہی ہے بے غرض نہیں ہے ۔ پس معلوم ہوا کہ دنیا میں ایک انسان بھی نہیں جو خدا تعالےٰ سے بے غرض محبت کرے ۔ اب میں ذیل میں حسب وعدہ بتاتا ہوں کہ ۔ بے غرض محبت کرنے کی غلط فہمی کس طرح پیدا ہوئی ۔

بے غرض محبت کرنیکی غلط فہمی کس طرح پیدا ہوئی ؟

اس کا جواب :۔

پہلی وجہ :۔ انسان فطرتاً کمزور اور محتاج ہے ۔ اس لئے چاہتا ہے کہ دوسرا شخص تو اُسے فائدہ پہنچائے ۔ لیکن اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ کرے ۔ گویا فطرتاً انسان یہ چاہتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے بے غرض محبت کرے ۔ اور یہ خواہش امیر غریب سب میں یکساں ہے ۔ انسان خواہ کتنا ہی دولت مند ہو جائے ۔ مگر اس کی یہ خواہش اس سے زائل نہ ہوگی ۔ کیونکہ وہ بھی فطرتاً کمزور اور محتاج ہے ۔ اسی لئے بڑے بڑے شہروں میں گداگروں کو سوال کرنے سے قانوناً روک دیا گیا ہے یہ اور بات ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لئے اسے فائدہ پہنچائے یہ دنیا بے غرض دینا نہیں کہلائے گا ۔ اگر کوئی کہے کہ ماں بچے کو بے غرض فائدہ پہنچاتی ہے ۔ تو واضح ہو کہ جیسا کہ پیچھے کسی نمبر میں بتلایا گیا ہے ماں کا تعلق بچے سے محبت کا نہیں بلکہ رحم و شفقت اور ربوبیت والا تعلق ہے ۔ اسے محبت کہنا غلط العام ہے ۔ محبت اور ربوبیت میں فرق ہے ۔ بعض لوگوں نے ربوبیت کو غلطی سے محبت سمجھ لیا ہے تفصیل پیچھے لکھی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محبت میں دوسرے سے فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے اور ربوبیت میں دوسرے کو فائدہ پہنچانا ہوتا ہے ۔ چونکہ یہ بات ہر شخص کو پسند ہے کہ دوسرا اسے بے غرض فائدہ پہنچائے یعنی بے غرض محبت کرے جس کی وجہ اوپر بتائی گئی اس لئے بعض کج لوگوں نے سمجھا کہ خدا تعالےٰ کو بھی یہ بات پسند ہوگی کہ لوگ اس کے ساتھ بے غرض محبت کریں ۔ غرض ان لوگوں نے خدا تعالےٰ کو اپنے اوپر قیاس کیا اور اس خواہش کو جو صرف آپس ہی میں لوگوں کی ہی ہو سکتی ہے خدا تعالےٰ پر بھی چسپاں کر دیا ۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی ہرگز یہ خواہش نہیں کہ لوگ اس سے بے غرض محبت کریں ۔ کیونکہ وہ محتاج اور کمزور نہیں ۔ اور اس کے خزانے تقسیم کرنے سے کم نہیں ہوتے ۔ بلکہ برخلاف اس کے وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے مانگیں ۔ وہ لوگوں کو دے کر خوش ہوتا ہے اور جو اس سے نہیں مانگتا اس کی نسبت فرمایا قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۔ اور قرآن شریف کے شروع سورہ فاتحہ کی پہلی آیت میں ہی اس نے اپنے آپکو ربّ کر کے پیش کیا ہے ۔ پس یہ کس قدر غلط خیال ہے کہ خدا تعالےٰ اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ اس سے بے غرض محبت کی جائے ۔ وہ تو فرماتا ہے :۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور فرمایا ۔ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ یعنی چونکہ خدا غنی ہے اور تم محتاج ہو ۔ اس لئے تمہیں ضرور خدا تعالےٰ سے مانگنا پڑے گا ۔ اس کے علاوہ محبت کے معنے جیسا کہ پیچھے بتایا گیا فائدہ حاصل کرنے کے لئے میل کرنا ہے ۔ پس محبت کے معنے بے غرض میل کرنے کے ہو ہی نہیں سکتے ۔ کیونکہ جھکنا اور میل کرنا بلاوجہ اور بے سبب نہیں ہو سکتا ۔

دوسری وجہ :۔ خدا تعالےٰ سے بے غرض محبت کرنے کا خیال غالباً ان صوفیوں کو بھی آیا ہے جو صوفیوں کے گھر پیدا ہوئے اور بچپن سے ہی ان کے کان میں خدا تعالیٰ کی عظمت کا ذکر اور تعریف پڑتی رہی ۔ اس کے علاوہ اسلامی سلطنت کے ہونے کی وجہ سے اس زمانہ میں مخالفت اسلام کا ذکر تک نہ تھا اس ماحول میں پرورش پاکر جب بڑے ہوئے تو اپنے دل میں بچپن سے ہی اسلام کے پیش کردہ خدا کی محبت موجود پائی ۔ یہاں سے انہیں خیال ہوا کہ خدا تعالےٰ کی محبت انسان کے دل میں سرشتی اور پیدائشی ہے اور کسی غرض کی بنی نہیں ۔ یہی خیال انہوں نے اپنی تصانیف میں درج کر دیا ۔ جنہیں پڑھ کر یہ خیال عام طور پر مسلمانوں میں پھیلا ان لوگوں نے عادت طور پر اپنی کتابوں میں لکھ دیا کہ حقیقی محبت وہی ہے جسکی بنیاد فائدہ پر نہ ہو ۔ مگر ظاہر ہے کہ ان کا یہ خیال جیسا کہ چند سطر اوپر ثابت کیا گیا تقلیدی سا ہے ۔ تحقیقی نہیں ۔ کیونکہ بچپن کے زمانہ سے اپنے بزرگوں سے صرف سننے پر اس محبت کی بنا تھی تحقیقات کی بناء پر اور سوچنے اور سمجھنے پر نہ تھی ۔ اور مقلد کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر اس کا ہاتھ پکڑے رہیں تب منزل مقصود پر پہنچتا ہے ۔ اگر ہاتھ چھوڑ دیا جائے تو رستہ بھول کر بھٹک جاتا ہے اور اپنی طاقت سے نہیں چل سکتا ۔ برخلاف اس کے محقق کو تقلید کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ رستہ سے واقف ہوتا ہے وہ بغیر کسی کو ہاتھ پکڑوائے منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے ۔ (باقی)

یاجوج ماجوج کی پچھلی لڑائی

(از مکرم خان بہادر محمد دلاور خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر سرحد)

ناظرین الفضل نے شیخ عبد القادر صاحب کے دلچسپ مضامین الفضل میں پڑھے ہوں گے۔ یاجوج ماجوج کی تباہ کن لڑائیوں کا ذکر ہم قرآن کریم اور احادیث اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب میں پاتے ہیں۔ ان لڑائیوں کا ذکر سورہ الحج۔ سورہ الکہف۔ اور سورہ نازعات میں بھی ہم پاتے ہیں سورۃ الحج کی ابتدائی آیات میں اس لڑائی کا مکمل نقشہ درج ہے۔ وہاں اس لڑائی کا نام زلزلہ عظیم رکھا گیا ہے۔ جس طرح زلزلہ کے آنے سے مکانات اور ان کے رہنے والے تباہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس لڑائی سے ہزاروں شہر اور ان کے باشندے تباہ ہو چکے ہیں اسی زلزلہ عظیم کی طرف حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں اشارہ کیا ہے کہ وہ میری صداقت کی ایک نشانی ہے اور مسیح علیہ السلام بھی انجیل میں اس زلزلہ کے آنے کو اپنے ظہور کی نشانی بتلاتے ہیں۔ سورہ الحج میں اس لڑائی کی بعض خاص نشانیوں کا ذکر ہے۔ لکھا ہے کہ اس لڑائی کے دوران میں بعض حاملہ عورتیں حمل گرا دیں گی۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یورپ کے بعض شہروں میں بے شمار حاملہ عورتوں نے ہوائی گولہ باری کی وجہ سے حمل گرا دیا ہے۔ اگر کوئی تحقیقاتی عملہ اس کام کے لئے مقرر کیا جائے۔ تو ایسی ہزاروں عورتوں کی فہرست وہ تیار کرے گا جنہوں نے ڈر کی وجہ سے حمل گرا دیا۔ پھر لکھا ہے کہ دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں سے اس ڈر کی وجہ سے جدا کی جائیں گی۔ ایسا ہی ہوا۔ انگلینڈ۔ جرمنی اور یورپ کے دوسرے ممالک کی حکومتوں نے بچوں کو ماؤں سے جدا کر کے کیمپوں میں رکھا۔ اور بعض کو امریکہ روانہ کیا۔ تاکہ وہ بمباری سے بچ سکیں۔ پھر لکھا ہے کہ لوگ ڈر کی وجہ سے ایسے بھاگیں گے۔ کہ گویا وہ شراب کی وجہ سے مسحور ہیں۔ نہیں نہیں۔ مسحور نہیں ہیں۔ اس لئے بازاروں میں بھاگ رہے ہیں۔ کہ ہوائی حملہ کا الارم بج چکا ہے۔ اور پناہ لینے کے لئے بھاگ رہے ہیں۔ تاکہ تہ خانوں میں جو ان کے لئے گورنمنٹ نے یا خود انہوں نے بنائے ہیں پناہ لے سکیں۔

میرا ایک مضمون اس پر چند سال گذرے ہیں الفضل اور انگریزی ریویو آف ریلیجنز میں چھپ چکا ہے اس لڑائی کا ذکر سورہ الکہف کی ابتدائی اور آخری آیات میں بھی درج ہے۔ پہلی آیات میں اس لڑائی کا نام بأساً شدیداً رکھا گیا ہے یعنی سخت جنگ۔ چنانچہ عام طور پر بھی اس لڑائی کو جنگ عظیم کہا جاتا ہے۔ سورہ کہف سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ بالی اقوام میں یہ جنگ ہوگی۔ وجہ یہ بتلائی گئی ہے (۱) وہ ایک انسان کو خدا کا بیٹا بنائیں گے (۲) اُن کو اپنی صنعت پر فخر ہوگا۔ (۳) اُن کی ساری کوششیں اس دنیا کے بہتر بنانے میں صرف ہوں گی۔ (۴) وہ قرآن شریف کی تعلیم سے سخت تاریکی میں ہوں گے۔ اور قرآن سے اور اُس خدا کے رسول سے ہنسی کریں گے۔

اس سورہ الکہف سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی اسلام کے مقابلہ پر اپنے دو باغ پیش کریں گے اور اُس پر فخر کریں گے گویا وہ اہل اسلام کو کہیں گے کہ ہمارے تو یہ دو باغ بوجہ مسیحیت کے ہم کو مل چکے ہیں۔ تم بتاؤ تم کو اسلام کی پیروی سے کیا ملا ہے۔ ہمارے باغ ہیں۔ افراد ہیں اور مال ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بطور پیشگوئی فرماتا ہے۔ کہ مسیحیت کے یہ دو باغ جو میرے اپنے خیال میں یورپ اور امریکہ ہیں تباہ ہوں گے۔ چنانچہ وہاں لکھا ہے کہ ایک مسلمان بحث کرتے کرتے عیسائی کو کہے گا۔ کہ دیکھو تم اپنے اس خدا سے منکر ہو گئے ہو۔ جس نے تم کو باغات مال اور اولاد دیئے ہیں۔ اور دیکھو میں تم کو ایک عذاب سے ڈراتا ہوں۔ جس سے یہ سب کچھ تباہ ہوگا پھر یہی مسلمان اس عیسائی کو کہتا ہے۔ کہ میں موحد ہوں۔ اور تم مشرک ہو۔ اور میں اپنے کلام میں انشاء اللہ استعمال کرتا ہوں۔ تم ایسا نہیں کرتے۔ میں یقین اور ایمان رکھتا ہوں۔ کہ ہم مسلمانوں کو تمہارے عیسائیوں سے اللہ تعالیٰ بہتر باغات دے گا۔ اور تمہارے یہ باغات تباہ ہوں گے پھر وہی عیسائی ایک صبح کیا دیکھتا ہے کہ اس کا ایک باغ بالکل تباہ ہو گیا ہے میرے خیال میں عیسائیت کا ایک باغ جو یورپ ہے وہ اس پچھلی لڑائی میں تباہ کیا گیا ہے اور چونکہ یہ تباہی زیادہ تر ہوائی جہازوں کے حملہ سے ہوئی ہے جو رات کو حملہ کیا کرتے تھے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ صبح اٹھتے ہی عیسائی کو علم ہوا۔ کہ اس کا باغ پچھلی رات کے حملہ سے تباہ ہو چکا ہے۔ احادیث سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج کی اس لڑائی سے قبل مسیح موعود کا ظہور مقدر ہے۔ مسیح موعود مسلمانوں کو یاجوج ماجوج کے شر اور لڑائی سے خبردار کرے گا۔ اور متنبہ کرے گا۔ کہ ان اقوام سے دوسری اقوام لڑائی نہ کر سکیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور قادیان سے ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی کتب میں ہم کو یاجوج ماجوج اور اُن کے خروج کی خبر دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو جہاد بالسیف سے منع کرتے ہیں۔ اور دعا کی تاکید فرماتے ہیں۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ہم کو یورپ اور ایشیا میں ایک تباہ کن زلزلہ کی خبر دیتے ہیں۔ جس سے بے شمار انسان مریں گے۔ اور شہر تباہ ہوں گے۔ احادیث میں اس یاجوج ماجوج کی بڑی لڑائی کی چند مخصوص نشانیاں درج ہیں۔ (۱) اس لڑائی میں ہوائی جہاز کے استعمال کا ذکر ہے (۲) اس لڑائی میں زمین والوں کی تباہی (land forces) اول ہوگی۔ (۳) زمین والوں کی تباہی کے بعد آسمان والوں کی تباہی کی طرف یاجوج ماجوج متوجہ ہوں گے۔ اس میں ہوائی جہازوں کی طرف اشارہ ہے۔ (۴) یاجوج ماجوج تیر کمانوں سے آسمان والوں کو ماریں گے۔ یعنی ہوائی توپوں سے ہوائی جہازوں کو گرانے کی کوشش کریں گے۔ (۵) اس لڑائی میں قحط پڑے گا۔ اور اشیاء کی قیمت چڑھ جائے گی۔ یہاں تک کہ آدمی کے پاس بیل کا سر ہوگا۔ اور وہ دوسرے کو یکصد دینار کے بدلہ پر نہ دے گا۔ (۶) زمین مردوں سے بھر جائے گی۔ اس میں روس اور جرمنی کے بے شمار مردوں کی طرف اشارہ ہے سبحان اللہ! کس صفائی سے یہ سب واقعات جو آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے لکھے جا چکے تھے۔ حرف حرف ہمارے زمانے میں پورے ہوئے۔ اول مسیح موعود کا ظہور مقدر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ۱۸۹۰ء کے قریب میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے دعوےٰ کیا کہ آنے والا مسیح میں ہوں۔ پھر انہوں نے ہمیں یاجوج ماجوج اور دجال کے ظہور کی خبر دی۔ اور اُن کی آنے والی لڑائیوں سے آگاہ کیا پھر خود انہوں نے ہمیں یہ خبر دی۔ کہ میری وفات کے بہت جلد بعد یہ تباہی دنیا پر چھا جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ احادیث میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اُس زمانہ میں آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی۔ اور زہر آسمان سے اُترے گا۔ چنانچہ ہوائی بمبوں۔ اور زہر کے بموں سے یہ بھی پورا ہوا۔ اس کے ساتھ طلوع آفتاب مقدر ہے۔ یعنی اسلام جو آفتاب ہے۔ اور سراجاً منیراً ہے۔ جو اب تک ایشیا میں محدود تھا اب مغرب سے یعنی یورپ اور امریکہ سے طلوع کرے گا۔ چنانچہ سلسلہ احمدیہ کے مبلغین ان ممالک میں پہنچ گئے ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم وہاں پھیلا رہے ہیں۔ اور وہاں کے سعید لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ اپنے وقت پر جو مقدر ہو چکا ہے یہ لوگ مشرف باسلام ہوں گے۔

درخواست دعا:۔ میرا نوجوان لڑکا نور علی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے درمیان میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر اب پھر زیادہ بیمار ہو گیا ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔
حکیم یوسف علی مفرح حیات دواخانہ ٹھنڈی کھوئی لاہور

تحریکِ ستمبر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "میں نے .... یہ تحریک کی تھی۔ کہ اس بڑی مصیبت کے نازل ہونے کے بعد جب کہ ہماری جماعت کی جائدادیں مکان کی صورت میں بھی ضائع ہو چکی ہیں۔ اور باہر اور قادیان میں ہمارے اخراجات بڑھ گئے ہیں جماعت کے افراد ۲۵ فی صدی سے لے کر ۵۰ فی صدی تک چندہ دیں"۔

اس سے آگے حضور فرماتے ہیں۔ "اس تحریک کے شروع میں بھی روکیں پیدا ہوئیں۔ لیکن وہ روکیں آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہیں۔ اور لوگوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن اس سست رفتار کو دیکھ کر میں ڈرتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں زیادہ تر جماعت ثواب سے محروم رہ جائے گی۔ اس لئے غور کرتے ہوئے میں نے اس سکیم میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ جن کا میں آج اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ تبدیلی یہ ہے۔ کہ بجائے ۲۵ فی صدی کے ۱۶½ فی صدی اور بجائے ۵۰ فی صدی کے ۳۳ فی صدی حد رکھی جائے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے جو اس وقت سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ صدر انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی۔ کہ اس تحریک سے پہلے یعنی ستمبر والی تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو"۔

آپ کے لئے خوش قسمتی ہوگی۔ اگر آپ حضور کے ارشاد مبارک کے مطابق "تحریک ستمبر" میں حصہ لے کر دوسروں سے سبقت لے جائیں۔ کیونکہ اس مبارک فعل کے نتیجہ میں آپ ہی انعامات الٰہیہ حاصل کرنے والے ہوں گے۔

(نظارت بیت المال)

ولادت — عبد الرحمٰن صاحب جینہ بی۔ اے کے ہاں مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۴۹ء کو دوسرا فرزند پیدا ہوا۔ جو جناب قاضی اکمل صاحب کا پوتا ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں۔ کہ نومولود کو خدا تعالےٰ الٰہی خادم دین بنائے۔ (خاکسار محفوظ الرحمٰن تعلیم الاسلام کالج لاہور)

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد صاحب اور ہمشیرہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار ایم محمد لطیف چونڈہ سیالکوٹ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی محمد کے ساتھ صلعم نہ لکھا جائے

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم کا ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان پر مشتمل شائع کیا جاتا ہے تا احباب کرام اس بات کو سمجھ سکیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ صلعم لکھنا کیوں معیوب ہے۔
(خاکسار عبد الحمید آصف)

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زبانی ذکر کے موقع پر درود بھیجنا ضروری ہے۔ اسی طرح جب کسی تحریر میں آپ کا ذکر آئے تو اس میں بھی درود شریف کا لکھنا اور پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہاں اگر بہت جلد جلد اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آئے تو اس صورت میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بار درود شریف کے الفاظ بھی دہرائے جائیں۔ بلکہ جسطرح تلاوت کے سجدہ والی آیت کا کسی ایک موقعہ پر بیٹھ کر تکرار کرنے کی صورت میں ہر بار سجدہ کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک بار (آخری دفعہ) سجدہ کر لینا بھی کافی ہوتا ہے بعض لوگ اپنی تحریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر آنے پر درود شریف کے اصل الفاظ صلی اللہ علیہ وسلم یا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بجائے اختصار کے طور پر صلعم لکھ دیتے ہیں۔ یہ پسندیدہ طریق نہیں ہے اور بعض لوگ ایسی تحریروں کو پڑھتے وقت بھی صلے اللہ علیہ وسلم یا صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ پڑھنے کی بجائے صلعم کا لفظ بول دیتے ہیں۔ یہ طریق بالکل غلط اور نادرست ہے۔

ایسے لوگ اس بات کو تو پسند نہیں کرتے کہ ان کا اپنا ذکر ہو تو انکے اعزازی القاب اور اعزازی الفاظ سے خالی رکھ کر ان القاب اور الفاظ کی بجائے ان الفاظ کی طرف اشارہ کرنیوالے حروف رکھ دیئے جائیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ پر درود بھیجنے کی بجائے صلعم کا ایک بے معنی لفظ لکھ دیتے یا بول دیتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ پر درود بھیجنا ایک عبادت ہے اور عبادت میں عبادت کے اصل الفاظ کو بیان کرنا ضروری ہوتا ہے اور ان کی طرف اشارہ کر دینے والے کسی لفظ کا استعمال کر دینا جائز نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر نماز میں قیام کے وقت سورۃ فاتحہ پڑھنے کی بجائے صرف سورت فاتحہ کا نام بول دیا جائے یا اس کا پہلا حرف یا پہلا اور آخری حرف بول دیا جائے۔ اور سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں ہوگا یا اگر سجدہ میں تسبیح کے اصل الفاظ پڑھنے کی بجائے لفظ تسبیح بول دیا جائے۔ یا س۔ ع وغیرہ حروف بول دیئے جائیں تو ہرگز جائز نہیں ہوگا اس طرح درود شریف کی بجائے صرف صلعم لکھ دینا یا بول دینا اور اسکو درود شریف سمجھ لینا جائز نہیں ہے۔ ہاں چونکہ بار بار کے تکرار کے موقع پر ہر بار درود شریف کے الفاظ کا دہرانا ضروری نہیں ہوتا اس لئے ایسے موقعہ پر اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے بعد علامت "ص" ڈال دی جائے۔ تو اس میں وہ خرابی نہیں ہوگی۔ جو "صلعم" کے لفظ میں پائی جاتی ہے کیونکہ علامت "ص" تلفظ میں نہیں آتی اور درود شریف کی طرف توجہ دلا دیتی ہے۔ لیکن صلعم کا لفظ تو لوگوں نے درود شریف کے الفاظ کی بجائے بولنا بھی شروع کر دیا ہے۔ پس جو خرابی "صلعم" کے لفظ میں پائی جاتی ہے۔ وہ "ص" کی علامت میں نہیں پائی جاتی اور اگر صلعم کے لفظ سے یہ خرابی پیدا نہ ہوتی تو جس حد تک علامت "ص" کا استعمال جائز متصور ہو سکتا ہے۔ اس حد تک اس کا استعمال بھی جائز ہوتا۔ اور خرابی کے باوجود اس لفظ کو استعمال کرنا بہت معیوب ہے (درود شریف صفحہ ۷)

پتہ مطلوب ہے

محمد علی صاحب ولد مراد بخش صاحب رجن کے بڑے بھائی کا نام برکت علی) عمر ۴۲ سال سابقہ سکونت ڈھیریاں متصل شاہ کوٹ۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر ہے فسادات کے بعد سے یہ صاحب عدم پتہ ہیں پہلے یہ پی۔ ایس۔ پی آگرہ میں سٹور میں تھے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو کہ وہ کہاں ہیں یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ فوراً ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ کو اطلاع دیں۔

اس اعلان میں مندرجہ ذیل جماعتیں خاص طور پر مخاطب ہیں۔ یہ جماعتیں ہر دو صورتوں (عدم موجود) میں نظارت کو فوراً اطلاع دیں ان کے عزیز بہت متفکر ہیں۔ کراچی۔ ملتان کوئٹہ۔ راولپنڈی۔

(نظارت امور عامہ)

دعا کی اہمیت

اکثر لوگ دعا کو کوئی چیز نہیں سمجھتے۔ اس زمانہ میں سیدنا حضرت امام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے حسن و احسان میں نظیر فرزند نے یعنی مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے آکر اس خزانہ کو پیش کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت نے دعا کے ذریعہ زندہ خدا کو پیش کیا ہے۔ خاکسار افادہ عام کے لئے ذیل میں سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے دعا کے متعلق ملفوظات پیش کرتا ہے۔ خاکسار عبد الحق ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اس امر میں میسر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے۔ (ایام صلح)

(۲) جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے (ایام صلح)

(۳) ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کا نام حقیقی مراد پانا ہے (ایام صلح)

(۴) خاتمہ بالخیر ان لوگوں کا ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دعا میں مشغول ہوتے ہیں اور وہی بذریعہ حقیقی اور مبارک خوشحالی کے سچی مراد پانے کی دولت عظمیٰ پاتے ہیں"

(۵) انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پاکر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں (")

(۶) دعا بھی حاجت برآری کے لئے خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ایک سبب ہے (")

(۷) دنیا میں فیوض الٰہی کو جذب کرنے کی ایک قوت ہے۔ (")

(۸) میں یقیناً جانتا ہوں کہ دعا کے سلسلہ میں ہزار ہا خزائن معارف کے مخفی ہیں۔ جو شخص دوسری طرف توجہ کرے گا۔ وہ ان خزائن سے محروم رہ جائے گا۔ (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

ملفوظات حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود

(۱) ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے اپنی دعاؤں کو ملائے یاد رکھو کہ خالی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ دعا قبول ہوا کرتی ہے۔ جو حالات کے مطابق ہو۔
(الفضل ۹ر نومبر ۱۹۴۱ء)

(۲) افمن یجیب المضطر اذا دعاہ وہ کونسی ہستی ہے۔ بندہ کی دعائے مضطر سن کر بے تاب ہو کر اس کے پاس آجاتی ہے۔ فرمایا وہ میں ہوں
(الفضل ۷ر مارچ ۱۹۳۶ء)

(۳) بعض صوفیا نے کہا ہے۔ اسلام دعا کا نام ہے اور دعا اسلام ہے۔
(الفضل ۷ر مارچ ۱۹۳۶ء)

(۴) دعا وہ ہتھیار ہے۔ جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ (")

(۵) دعا کے مقابلہ میں دنیا کی ساری بادشاہتیں مل کر بھی ہیچ اور ذلیل ہو جاتی ہیں۔ (")

(۶) دعا ایک ہتھیار ہے کہ اگر کوئی کامل یقین اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس سے کام لیتا ہے۔ تو اسکے مقابلہ میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا (")

(۷) پگھلے ہوئے دل کی دعا ہیچ نہیں ہوتی بلکہ وہ بہت بڑی قیمت رکھتی ہے۔ (")

(۸) وہ دعا جو خدا تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہے وہ دعا جو اسکی رحمت کو کھینچ لاتی ہے۔ وہ مضطر دل کی دعا ہے۔ وہ دعا ہے جو دل کا خون کر دیتی ہے (")

بجٹ میں ترمیم

جملہ جماعتہائے احمدیہ کے ۵۰-۱۹۴۹ء کے بجٹ تشخیص کر کے ان کو اطلاعات بھجوائی جا چکی ہیں لیکن دوران سال میں بعض تبدیلیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ دوست ایک جگہ سے تبدیل ہو کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ اس کا اثر بجٹ پر پڑتا ہے اور متعلقہ جماعتوں کے بجٹوں میں کمی یا بیشی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ متعلقہ جماعتیں نظارت بیت المال کو اطلاع نہ دیں۔ اسلئے سیکرٹریان مال کے لئے لازمی ہے کہ جب ان کی جماعت سے کوئی دوست دوسری جگہ چلے جائیں یا دوسری جگہ سے ان کے ہاں آئیں تو اسکی اطلاع نظارت بیت المال کو ضرور دیں۔ تا کہ بجٹ میں ترمیم کی جا سکے۔ اطلاع میں یہ ضرور لکھا جائے کہ تبدیل ہونیوالے دوست کہاں گئے یا کہاں سے آئے ہیں اور یہ کہ انکا بجٹ کس قدر تشخیص ہوا تھا۔ (نظارت بیت المال)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۵۸۰: میں سلیمہ بیگم زوجہ چوہدری مستری علیم الدین صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ؍ ۶ ؍ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے مہر احق مہر مبلغ پانچسو روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے مجھے اب تک نہیں ملا۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک انگوٹھی طلائی و چاندی ہے۔ اس کی قیمت اندازاً مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ ان دونوں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور میرے ورثاء کا فرض ہوگا کہ وہ اس وصیت کے مطابق ادائیگی کریں۔

الامتہ: سلیمہ بیگم نشان انگوٹھا موصیہ: گواہ شد علیم الدین ولد عبد الکریم شکل باغبان۔ حال چنیوٹ خاوند موصیہ گواہ شد: شیخ محمد حسین صاحب پنشنر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنیوٹ

وصیت ۱۱۵۸۳: میں امۃ الحفیظ زوجہ عبد القیوم عمر بائیس ۲۲ سال ساکن قادیان حال چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ؍ ۷ ؍ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ کانٹے اور انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۱۳/ روپیہ مہر جو کہ ابھی واجب الادا ہے ۱۰۰۰/ روپیہ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ یعنی ۱۱۱/۵/۸ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو بھی جائداد اور ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ: امۃ الحفیظ گواہ شد: غلام نبی بی ایس سی۔ بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ والد موصیہ: گواہ شد: چوہدری عبد القیوم ساکن سرائے عالمگیر ضلع گجرات حال مقیم چنیوٹ خاوند موصیہ

وصیت ۱۱۵۹۲: میں سلطان بی بی زوجہ میاں شیر محمد صاحب احمدی ساکن حال دھیروال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ؍ ۴ ؍ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت صرف حق مہر ہے جو کہ مبلغ یکصد ۱۰۰ روپیہ ہے۔ بند نقرئی وزنی ۱۵ تولہ ہے جو کہ فروخت کر کے صرف ۱۵ روپے ملے ہیں۔ کل رقم مبلغ یکصد پندرہ روپیہ ہوئی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہوئی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میں اپنے خانہ داری کے کام کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی جو کہ مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی اگر کوئی رقم ایسی جائداد کے حصہ میں جمع کراؤں تو میری وصیت میں سے منہا سمجھی جائیگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا سلطان بی بی اہلیہ میاں بشیر احمد احمدی گواہ شد: عبد العزیز واقف زندگی مدرسہ احمدیہ تحریک جدید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

لاہور میں جشن استقلال

لاہور ۱۴ ؍ اگست۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے مندرجہ ذیل پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔

جشن استقلال پاکستان کے سلسلہ میں لاہور کے لئے حسب ذیل پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

۱۴ اگست ۱۹۴۹ء پانچ بجے صبح:۔ پاکستان کی پائندگی اور قائد اعظم کی روح کو ایصال ثواب کی غرض سے شہر کی تمام مساجد میں خاص دعائیں مانگی جائیں گی۔ **چھ بجے صبح:** یوم آزادی کی صبح کے طلوع کا اعلان کرنے کے لئے چھاؤنی اور قلعہ لاہور میں ایک ہی وقت میں دس توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ لاہور کے فوجی حکام اس سلسلے میں انتظامات کر رہے ہیں ساتھ ہی عوام بھی اپنے گھروں اور عمارات پر پاکستانی جھنڈے لہرائیں گے۔

۱/۲ ۷ بجے صبح: لاہور کے جملہ گرجاؤں میں پاکستان کی ترقی اور بہبود کے لئے خاص سروس ہوگی۔ یہ سروس شام کے سات بجے پھر ہوگی پارسی ۱/۲ ۱۱ بجے صبح خاص سروس کا اہتمام کریں گے۔

۸ بجے سے ۱/۲ ۹ بجے تک:۔ لاہور ایریا کی آرمی اور رائل ایئر فورس۔ پیرا ملٹری پولیس مغربی پنجاب کانسٹیبلری اور پاکستانی نیشنل گارڈ کے دستے چیرنگ کراس مال روڈ پر مارچ پاسٹ پریڈ کریں گے۔ توقع ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر سلامی لیں گے۔ ۲۱ توپوں کی سلامی ہوگی۔ اس کے علاوہ فوجی موٹر سائیکلوں پر مہیب کرتبوں کا مظاہرہ کریں گے۔

۱۱ بجے سے ایک بجے تک: مخیر حضرات کی طرف سے مختلف مقامات پر غرباء میں مفت کھانا کپڑے اور مٹھائی تقسیم کی جائے گی۔ والٹن مہاجرات اور دیگر کیمپوں میں بھی مفت کھانا کھلایا جائے گا۔ لاہور کارپوریشن ٹاؤن ہال میں بھی ایک ایسا مرکز قائم کرے گی جہاں غرباء کو کھانا تقسیم کیا جائے۔ تفصیلات کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۲ بجے سے ۷ بجے شام تک: آل پاکستان خواتین کانفرنس کی لاہور شاخ کے زیر اہتمام منٹو پارک میں بچوں کا میلہ ہوگا۔ داخلہ ٹکٹوں کے ذریعہ ہوگا۔ جس کی قیمت صرف ۲ آنے ہوگی۔ ٹکٹیں گیٹ پر فروخت ہونگی۔

۵ بجے سے ۱/۲ ۶ بجے شام تک: خواتین پاکستان نیشنل گارڈز خواتین قومی رضاکار اور گرل گائیڈز کے دستوں کی منٹو پارک میں پریڈ۔

۱/۲ ۷ بجے شام: قصر حکومت میں ایوننگ پارٹی کا داخلہ دعوت ناموں کے ذریعہ ہوگا۔

۸ بجے شام: تمام پبلک عمارات پر چراغاں کیا جائے گا۔ عوام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے رہائشی مکانوں اور عمارتوں پر بھی چراغاں کریں۔

۹ بجے رات: صوبائی مسلم لیگ کے زیر اہتمام اسلامیہ کالج کی گراؤنڈ میں پبلک جلسہ منعقد ہوگا۔ صوبہ مسلم لیگ کی طرف سے مفصل اعلان بعد میں جاری کیا جائے گا۔

چونکہ جشن استقلال پاکستان کی جملہ تقریبات ۱۴ ؍ اگست کے روز نہ ہو سکیں گی۔ لہذا وہ دوسرے روز ۱۵ ؍ اگست کو بھی جاری رہیں گی متوقع پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

۱/۲ ۷ بجے سے ۱/۲ ۱۰ بجے صبح تک: قومی رضاکاروں کا صوبائی اجتماع ہوگا۔ مارچ پاسٹ میں سکاؤٹ بھی شرکت کریں گے۔ علاوہ ازیں جمناسٹک اور جسمانی ورزش کے کرتب کی کیڈٹ اور اے۔ آر۔ پی کے مظاہرے بھی ہوں گے۔ توقع ہے۔ کہ ہز ایکسیلنسی گورنر سلامی لیں گے۔

۵ بجے شام: آل پاکستان خواتین ایسوسی ایشن کی لاہور برانچ کے زیر اہتمام باغ جناح میں بچوں کی پارٹی ہوگی۔ صرف خواتین اور بچوں کی شرکت کی اجازت ہوگی داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جس کی قیمت ۸ روپیہ ہوگی کلبوں اور ریسٹورنٹوں میں ٹکٹوں کی فروخت کا انتظام کیا جا رہا ہے

۳/۴ ۷ بجے سے ۱/۲ ۹ بجے تک: رات، باغ جناح میں ایوننگ پارٹی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ جس کی قیمت ۵ روپیہ ہوگی۔ منتخب فنکاروں کے گانے اور قوالی بھی ہوگی۔ آتشبازی کی نمائش بھی کی جائے گی توقع ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر بھی شرکت فرمائیں گے دفتری اوقات کے دوران میں ٹکٹ مسٹر این ایم رضوی ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر واقع ضلع کچہری سے مل سکتے ہیں۔ ان کا دفتر کا ٹیلیفون ۵۰۰۳ ہے۔ ٹکٹوں کے جلد فروخت ہو جانے کی توقع ہے۔ لہذا آپ پہلی فرصت ہی میں ٹکٹ خرید لیں۔

۸ بجے کیمپ فائر: باغ جناح میں سکاؤٹوں کا کیمپ فائر۔ مزید تفصیلات کا اعلان وقتاً فوقتاً ہوتا رہے گا جو ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یوم جشن کی شام کو لاہور جمخانہ کا سمر اور پولیٹیکل کلب لاہور۔ کمرشل جمخانہ مودی گارڈن۔ پولو کلب۔ اور نیول کلب اور دیگر کلبیں شام کے کھانے کا اہتمام کر رہی ہیں۔ جس کے بعد مشاعرہ بھی ہوگا۔ توقع ہے کہ ہر پاکستانی اس جشن کو پوری دھوم دھام سے منائیگا۔

امریکن فوج کے اعلیٰ افسر بہت جلد یورپ جا رہے ہیں

معاہدہ اوقیانوس کا نفاذ

لنڈن (رائٹر) جیسا کہ واشنگٹن سے حال ہی میں اعلان ہوا ہے۔ امریکی فوج کے اعلیٰ فوجی افسر بہت جلد یورپ جا رہے ہیں تاکہ معاہدہ اوقیانوس کے یورپی دستخط کنندگان کے نمائندوں سے صلاح مشورہ کریں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ معاہدہ کے ماتحت مجوزہ فوجی تنظیم پر بحث کرنے کے علاوہ یورپ میں مقیم امریکی فوجوں کا معائنہ کریں گے موجودہ پروگرام کے مطابق وہ لنڈن پیرس۔ وی آنا اور فرانکفرٹ جائیں گے معاہدے کی دفعہ ۹ کے ماتحت ایک کونسل مقرر ہوگی۔ جو معاہدے کے نفاذ سے تعلق رکھنے والے امور پر غور کرے گی۔ یہ کونسل فوراً ایک دفاعی کمیٹی کا تقرر عمل میں لائے گی جو معاہدے کی دفعات ۳ و ۵ کے نفاذ کے سلسلے میں اقدامات کی سفارش کرے گی۔

ماسکو ریڈیو کے تبصرہ نگار کو بی بی سی کا چیلنج

لنڈن ۵ راگست - برطانوی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے ایک غیر معمولی طریقہ اختیار کیا۔ اور ماسکو ریڈیو کے تبصرہ نگار کو دعوت دی ہے کہ وہ لنڈن آئے اور برطانوی دارالحکومت کے بارے میں روس کے باشندوں کو یہاں کی زندگی کی حقیقی تصویر پیش کرے۔ ایک تبصرہ نگار نے جس کا نام بورس ازاکوف ہے ماسکو ریڈیو سے تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ جس میں اس نے دنیا کے ممالک میں روزمرہ کی زندگی کے حالات بیان کئے تھے۔ بورس ازکوف نے لنڈن کے بارے میں سب سے زیادہ المناک تصویر پیش کی یقین کیا جاتا نہیں کہا جا سکتا کہ بورس کبھی لنڈن آیا تھا۔ لیکن اس کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہاں کبھی نہیں آیا۔ اس نے ایسٹ اینڈ کی گندی گلیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جو گذشتہ صدی سے یونہی ہیں۔ بمباری سے تباہ شدہ مکانات بے مرمت کھڑے ہیں اور حوالی شہر کے رہنے والے مکڑی اور پرانے ٹین کے تختوں سے بنے ہوئے جھونپڑوں میں رہتے ہیں۔

ازکوف کے مطابق مغربی حصے (ویسٹ اینڈ) میں روشنی نہیں ہے۔ دکانوں کی کھڑکیوں میں روشنی جلانے کی ممانعت ہے۔ اور رات میں سارے کا سارا لنڈن نیم تاریکی میں رہتا ہے۔

چنانچہ بی بی سی نے ازاکوف یا کسی بھی روسی مبصر کو جس کو روس بھیجنا چاہیں چیلنج کیا ہے۔ کہ وہ ایک غیر جانبدار رپورٹر ایک فوٹوگرافر کے ساتھ کسی رات کو نو بجے کے بعد پکاڈلی سرکس کے سامنے کھڑا ہو جائے۔ اس طرح ممکن ہے ازکوف لنڈن کو دیکھ کر تعجب میں پڑ جائے اور لنڈن بھی اس کو دیکھ کر متعجب ہوگا۔ (راسٹار)

مشرق بعید کیلئے جنوبی افریقہ کا تجارتی کمشنر

پریٹوریا ۵ راگست - مسٹر جونسن کو جنوبی افریقہ کا مشرق بعید میں سینئر ٹریڈ کمشنر مقرر کیا گیا ہے ان کا صدر مقام سنگاپور ہوگا۔

ان کا کام یہ بھی ہوگا۔ کہ نئی منڈیاں تلاش کریں اور جاپان۔ چین۔ فلپائن۔ ہند چینی ملایا اور انڈونیشیا کے ساتھ جنوبی افریقہ کی برآمد میں اضافہ کرائیں۔ مسٹر جنسن ۱۷ راگست کو سنگاپور روانہ ہوں گے۔ (راسٹار)

مکہ میں نیا ریڈیو اسٹیشن

مکہ ۵ راگست یہاں نئے ریڈیو اسٹیشن کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اور اس کا افتتاح عنقریب وزیر خارجہ امیر فیصل کریں گے (راسٹار)

آسٹریلیا میں ایٹم کی مشین

سڈنی ۵ راگست - آسٹریلیا کے مشہور ایٹمی سائنس دان پروفیسر مارکس اولی فینٹ نے جو ابھی حال ہی میں لنڈن سے سڈنی آئے ہیں - کینبرا میں نیشنل یونیورسٹی کے لئے دنیا کی ایک جدید ترین ایٹمی مشین کی اسکیم تیار کی ہے۔ اس مشین میں ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۱ والٹ کی طاقت پیدا کرنے کی صلاحیت ہوگی۔ یہ اتنی نئی ہے کہ ابھی تک اس کا کوئی سرکاری نام بھی نہیں ہے۔ اس پر ۳۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ (راسٹار)

بغیر پاسپورٹ ایران میں داخلہ

لاہور ۵ راگست ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت پاکستان کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ بلوچستان سے کثیر التعداد اشخاص بغیر پاسپورٹ حاصل کئے ایران کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایسے اشخاص کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگر انہوں نے باقاعدہ پاسپورٹ کے بغیر ایران میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ تو ایرانی حکام انہیں گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمہ چلا سکتے ہیں۔ اور انہیں سزائے قید دی جا سکتی ہے۔

شاہی سفیر کو واپس نہیں بلایا گیا

بغداد ۵ راگست - شاہی ناظم الامور مظفر العبر سلیٰ نے دمشق سے واپس آنے کے بعد اسٹار کو بتایا کہ وہ دمشق محض ذاتی کام کے لئے گئے تھے اور ان کو ان کی حکومت نے واپس نہیں بلایا۔ جیسا کہ بعض افواہوں میں کہا گیا تھا۔ (راسٹار)

امریکہ میں چار لاکھ سے زائد افراد بے روزگار ہیں

واشنگٹن ۵ راگست - پچھلے ماہ امریکہ میں بے روزگاروں کی تعداد ۰۰۰،۷۰،۳۱ تک پہنچ گئی تھی۔ اب کل تعداد ۰۰۰،۵۹،۴۰ تک بڑھ گئی ہے۔ زیادہ تعداد نوجوان بے کاروں کی ہے۔ لیکن نوعمر بے کار لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد ۰۰۰،۰۹ بتائی جاتی ہے۔ جولائی کے مہینے میں کل برسر روزگار افراد کی تعداد ۰۰۰،۰۰،۷۹،۵ تھی۔ (راسٹار)

مسٹر مشتاق احمد گورمانی کی پریس کانفرنس

(بقیہ صفحہ اول)

عارضی صلح کا سمجھوتہ

عارضی صلح کے سمجھوتہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ۱۳ راگست کی قرارداد کے دوسرے حصہ کی رو سے تین باتوں پر عمل ضروری ہے - اول قبائلی پٹھانوں کی واپسی دوسرے ان پاکستانی باشندوں کی واپسی جو ریاست میں لڑنے کی غرض سے داخل ہوئے۔ یہاں آپ نے وضاحت فرما دی کہ اس میں ان پاکستانی باشندوں کا کوئی ذکر نہیں ہے جو کسی اور مقصد کے ماتحت ریاست میں موجود تھے تیسرے تمام پاکستانی فوج اور ہندوستانی فوج کے بیشتر حصے کی واپسی جو دونوں حکومتوں کے مشورے سے عمل میں لائی جائے گی۔ چنانچہ اس طرح عارضی صلح کے دوران میں ایک طرف ہندوستانی فوج کا ایک حصہ اور ریاستی فوجیں ہوں گی اور دوسری طرف آزاد افواج عارضی صلح کے سمجھوتہ پر جب عمل ہو جائے گا تو پھر ناظم استصواب آکر سکیم کے تیسرے حصے پر عمل کرائے گا جو ریاست جموں و کشمیر میں آزاد اور غیر جانبدار استصواب کے انتظام سے متعلق ہے۔ عارضی صلح کے سلسلے میں اب تک جو کچھ ہو چکا ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا - قبائلی پٹھان واپس جا چکے ہیں اور ایسے پاکستانی باشندوں کی واپسی بھی قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے جو لڑائی کے سلسلے میں ریاست کی حدود میں داخل ہو گئے تھے۔ پاکستانی افواج اور ہندوستانی فوجوں کے بیشتر حصے کی واپسی ابھی باقی ہے

ہندوستانی لیڈروں کے بیانات

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے فرمایا۔ بعض ذمہ دار ہندوستانی لیڈروں نے بھی اس قسم کے بیانات دئیے ہیں کہ گویا ریاست جموں و کشمیر ہندوستان میں شامل ہو چکی ہے اور بعض نے تو یہاں تک کہنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھا ہے کہ یہ الحاق ہمیشہ ہمیش کیلئے عمل میں آچکا ہے۔ یہ روش ان منظور شدہ قراردادوں کے سراسر خلاف ہے جو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان بین الاقوامی معاہدے کا درجہ رکھتی ہیں اس بارے میں باہمی معاہدے کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے کمیشن صرف ایک ہی مقصد کے ماتحت یہاں آیا ہے اور وہ ہے آزاد اور غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ پاکستان اور ہندوستان میں سے کسی ایک کیساتھ ریاست کے الحاق کا فیصلہ۔ اب اگر بقول بعض ہندوستانی لیڈروں کے الحاق پہلے ہی عمل میں آچکا ہے تو پھر کمیشن کے آنے کا کیا مقصد ہے؟ اور آزاد و غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ الحاق کے فیصلے کا کیا مطلب ہے؟ خود کمیشن کا برصغیر میں موجود ہونا اور اس کے ذریعہ ہندوستان کا آزاد اور غیر جانبدار استصواب پر آمادگی کا اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہندوستان وہ کچھ کہہ گذرتا ہے جس کو اس کا عمل خود باطل کر دیتا ہوتا ہے نیز وہ جو کچھ کہتا ہے اسے درحقیقت خود بھی سچ نہیں سمجھتا

اس موقعہ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ بے شک ہندوستان نے ریاست کشمیر کے چار نمائندے مجلس دستور ساز میں لے لئے ہیں لیکن نمائندے لینے والوں پر افسوس سے زیادہ خود ان نمائندوں کی حالت پر رحم آتا ہے کہ جو بلا سوچے سمجھے پہلے سے پاس شدہ دستور پر انگوٹھے لگانے چلے گئے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی سادہ لوح دوسرے کے کہنے میں آکر اپنے ہی خلاف خود ہی انگوٹھے کا نشان ثبت کر دے آپ نے کہا ہمارے نزدیک نمائندوں کی شمولیت معاہدے کی خلاف ورزی ہے اور ہم اس قسم کے کسی اقدام کو بھی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

ایک اور خوش فہمی

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اسطرح بعض ہندوستانیوں کا یہ کہنا بھی بے معنی ہے کہ مہاراجہ کا الحاق کے متعلق ہندوستان سے سمجھوتہ قانونی لحاظ سے اپنے اندر کچھ وقعت رکھتا ہے۔ آپ نے کہا یہ خیال بھی محض دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔ آپ نے شمولیت کے نام نہاد سمجھوتہ کے پس منظر کی وضاحت کیساتھ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کیونکر مہاراجہ نے اپنی رعایا کو بغاوت کا موقع دیا اور پھر پاکستان کیساتھ کئے ہوئے معاہدہ ساکن کو توڑ کر ہندوستان میں شمولیت اختیار کر لینے کا اعلان کیا اور کیونکر ہندوستان نے قانون اور اخلاقی اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی فوجیں ریاست میں داخل کر دیں۔ آپ نے کہا ہندوستان کا یہ فعل بالخصوص اس حال میں جبکہ وہ بھی دولت مشترکہ کا ممبر ہے نہ صرف خلاف قانون تھا بلکہ اخلاقاً بھی ناجائز تھا اور ایک جارحانہ اقدام ہوتے ہوئے اقتصادی اور فوجی اعتبار سے پاکستان کیلئے اپنے اندر ایک زبردست خطرہ لئے ہوئے تھا جو ابھی تک موجود چلا آرہا ہے آپ نے کہا ان حالات میں کشمیر کا معاملہ پاکستان کیلئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ لیکن اس بارے میں ہندوستان کا نقطہ نظر محض جذبات پر مبنی ہے

دنیا کے امن کو خطرہ

آپ نے مزید فرمایا ہماری خواہش ہے کہ کشمیر کا معاملہ پر امن طریق پر گفت و شنید کے ذریعہ حل ہو جائے اسی لئے ہم اس پر رضامند ہو گئے ہیں لیکن یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ معاملات کو حل کرنے کیلئے پر امن طریقوں کو اختیار کرنا محض ایک ذریعہ ہے فی نفسہ مقصد نہیں ہے۔ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ بصورت حال جو پاکستان کیلئے خطرہ کا باعث ہے وہ جلد سے جلد دور ہو جائے۔ لیکن ہماری یہ کوشش محض اصل مقصد کے حصول کیلئے ذرائع کے طور پر ہوگی خطرہ تاحال موجود ہے اور اسکو بہرصورت دور کرنا ہے پاکستان کا امن ہی خطرے میں نہیں ہے بلکہ خود ہندوستان اور دنیا کا امن اس بات کا متقاضی ہے کہ یہ معاملہ جلد سے جلد پر امن طریق پر طے ہو جائے۔ کیونکہ کشمیر کا قضیہ پاکستان کیلئے ہی نہیں بلکہ دنیا کے امن کیلئے خطرہ کا باعث ہے۔ اس کو جلد سے جلد طے کرنے میں "وقت" کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئیے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہندوستان پاکستان اور جمعیت اقوام کا مفاد اسی میں ہے کہ نئے جھگڑے نہ کھڑے کئے جائیں اور نہایت دیانتداری سے منظور شدہ قراردادوں کو صحیح معنوں میں جامہ عمل پہنانے میں اپنی تمام توجہات کو صرف کیا جائے۔